فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۳۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بچے سانپوں سے کھیلیں گے؟

جواب: فتنہ دجال اور یاجوج و ماجوج کے خاتمہ کے بعد سنہری دور شروع ہو گا، جس میں کئی عجیب و غریب اُمور واقع ہوں گے، مگر یہ ثابت نہیں کہ بچے سانپوں سے کھیلیں گے، اس بارے میں مروی روایت ضعیف ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... يَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ .

''......بچے سانپوں سے کھیلیں گے، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 406/2، مسند إسحاق بن راهويه : 43)

سند ضعیف ہے۔قتادہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔جس سند میں متابعت ہے، اس میں مذکورہ الفاظ نہیں ہیں۔

سوال: کیا سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے؟

جواب: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں بنے گی، اس بارے میں کچھ ثابت نہیں، جن روایات میں یہ ذکر ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی قبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ بنے گی، وہ ضعیف و غیر ثابت ہیں، ملاحظہ ہوں؛

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ.

''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور آپ کے ہاں اولاد پیدا ہوگی، پینتالیس برس رکیں گے، پھر وفات پا جائیں گے، ان کو میرے ساتھ دفن کر دیا جائے گا، پھر قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام ابوبکر و عمر کے رمیان اکٹھے اٹھیں گے۔''

(المُنتظم في تاريخ الأمم لابن الجوزي : 39/2)

سند ضعیف ہے، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک سیء الحفظ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز مدلس بھی ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرٰى أَنْ أَعِيشَ مِنْ بَعْدِكَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُدْفَنَ إِلٰى جَنْبِكَ فَقَالَ : وَإِنِّي لِي بِذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَا فِيهِ إِلَّا مَوْضِعَ قَبْرِي وَقَبْرِ أَبِي بَكْرٍ وَّقَبْرِ عُمَرَ وَقَبْرِ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ.

''اللہ کے رسول! میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں گی، آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میرا مدفن آپ کے ساتھ ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جگہ

میری، ابوبکر و عمر کی اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے علاوہ کوئی قبر نہیں ہوگی۔''

(تاریخ ابن عساکر : 523/47، التّکملة لکتاب الصّلة لابن الأبار : 35)

سند سخت ضعیف ہے؛

① طلحہ بن شعیب کو امام دارقطنی نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سؤالات البُرقاني : 216)

② محمد بن عبداللہ بن عمر العمری ضعیف و مجروح ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا یَجُوزُ الْاِحْتِجَاج بِہٖ بِحَالٍ .

''اس سے کسی بھی صورت حجت پکڑنا جائز نہیں۔''

(کتاب المَجروحین : 978)

مزید جروح کے لیے لسان المیزان (237/5) ملاحظہ ہو۔

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا یَصِحُّ إِسْنَادُہٗ . ''اس کی سند ثابت نہیں ہے۔''

(البِدایة والنّهایة : 527/2)

❀ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَکْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهٗ .

''تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کی گئی ہے، اس میں ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔''

(سنن التّرمذي : 3617، معجم الطّبراني الکبیر : 15967، تاریخ البخاري الکبیر : 263/1)

اس قول کی سند بھی ضعیف ہے:

① عثمان بن ضحاک مدینی مجہول الحال ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ (192/7) کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

(ذیل دیوان الضّعفاء :261)

② محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام بھی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (368/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا یُتَابَعُ عَلَیْهِ. ''اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(التّاریخ الکبیر :262/1)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ (3617) اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ.

''یہ حدیث حسن (ضعیف) اور غریب ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب ہے کہ اس کی ایک سند ہے اور وہ ضعیف ہے۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا یَصِحُّ. ''یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔''

(التّاریخ الکبیر :262/1)

سوال: یاجوج وماجوج کے خروج کے وقت لوگ کہاں جائیں گے؟

جواب: اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ لوگوں کو کوہِ طور پر لے جائیں، کہ اللہ کی عجیب وغریب مخلوق یاجوج وماجوج نکلے گی۔

❁ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسٰى : إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ....

''......اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کرے گا کہ میں اپنے بندے (یاجوج وماجوج) نکالنے لگا ہوں، ان سے لڑنے کی طاقت کسی کے پاس نہیں، لہٰذا آپ میرے بندوں (لوگوں) کو کوہِ طور پر اکٹھا کر دیں، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا......۔''

(صحیح مسلم : 2937)

سوال: کیا یاجوج وماجوج اللہ تعالیٰ کو قتل کرنے کی کوشش کریں گے؟ (نعوذ باللہ!)

جواب: یاجوج وماجوج زمین میں فساد برپا کریں گے، جب وہ محسوس کریں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا ہے، تو وہ کہیں گے کہ ہم آسمان والے کو بھی قتل کر دیتے ہیں، (نعوذ باللہ!) پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے، اللہ تعالیٰ تیروں کو خون آلود کر کے نیچے پھینک دے گا، وہ سمجھے گے کہ (نعوذ باللہ!) ہم نے اللہ تعالیٰ کو بھی ختم کر دیا۔

(صحیح مسلم : 2937)

سوال: یاجوج وماجوج کی ہلاکت کیسے ہوگی؟

جواب: یاجوج وماجوج کے فساد وفتنے سے بچنے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کے ساتھ کوہِ طور میں محصور ہوں گے اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں گے، تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ہلاک کر دے گا۔

❀ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ....

''...... اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (کوہِ طور پر) محصور ہو کر رہ جائیں گے، یہاں تک کہ جو آپ کے ہاں اِس وقت سو دینار کی حیثیت ہے، ان میں سے ہر ایک کے نزدیک بیل کا سر اس سے کہیں زیادہ قیمتی اور بہتر ہوگا، تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی گڑگڑا کر دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کرے گا، جس سے وہ سب (اکٹھے) مر جائیں گے کہ گویا ایک ہی انسان کی موت ہوئی ہو۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (کوہِ طور سے) زمین پر اُتریں گے، تو

انہیں ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں ملے گی، بلکہ ہر جگہ یاجوج وماجوج کی گندگی اور بدبو پھیلی ہوگی، تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے، اللہ تعالیٰ بختی اُونٹوں کی طرح لمبی گردنوں والے پرندے بھیجے گا، جو یاجوج وماجوج (کی نعشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے، جہاں اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل کرے گا، جس سے کوئی پکا یا کچا گھر اُوٹ مہیا نہیں کر سکے گا، وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرف صاف کر دے گی......۔“

(صحیح مسلم : 2937)

سوال: پُل صراط کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: پل صراط حق ہے، یہ جہنم کے اوپر ایک پُل ہے، جو بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ (مسلم :۱۸۳) ہر ایک کو یہاں سے گزرنا ہے، خواہ جنتی ہو یا جہنمی۔ مگر گزرنے کی کیفیت ہر ایک کی اعمال کے مطابق ہوگی، کوئی برق رفتاری سے گزر جائے گا، تو کوئی لڑھکتا ہوا، کوئی جہنم رسید ہو جائے گا۔ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ پل صراط سے گزریں گے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

...... يُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ ...... فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ؛ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَبِهِ كَلالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا : بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ

بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ .

''جہنم پر پل رکھا جائے گا۔......سب سے پہلے میں پل کو عبور کروں گا، اُس دن تمام انبیا یہی پکار رہے ہوں گے: اللہ! سلامتی کا سوال ہے (سلامتی سے گزار دے۔) پل صراط پر سعدان (ایک درخت کا نام) کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ (اے صحابہ!) کیا آپ نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! فرمایا: پل صراط پر بھی اس طرح کے کانٹے ہوں گے، مگر وہ کتنے بڑے ہوں گے، یہ اللہ ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑیں گے، بعض اپنے (برے) اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے۔''

(صحيح البخاري : 6573، صحيح مسلم : 182)

سوال: جنت اور جہنم کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جنت اور جہنم دونوں وجود میں آ چکی ہیں۔ جنت اور جہنم حق ہیں، نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات دونوں کے مناظر دیکھے ہیں، یہ آخرت پر ایمان لانے میں سے ہے۔ جنت اور جہنم کا انکار کفر ہے، کیونکہ اس پر بے شمار قرآنی آیات، متواتر احادیث اور اجماع امت دلیل ہیں، جن کا انکار کفر بواح ہے۔

جنت نیکو کاروں کے لیے اور جہنم گناہ گاروں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ یہ ہمیشہ باقی رہیں گی، کبھی فنا نہ ہوں گی۔ اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اس پر قرآن، احادیث متواتر اور اجماع سلف دلیل ہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَوْجُودَتَانِ الْآنَ، فَالْجَنَّةُ مُعَدَّةٌ لِلْمُتَّقِينَ، وَالنَّارُ مُعَدَّةٌ لِلْكَافِرِينَ، كَمَا نَطَقَ بِذٰلِكَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَهٰذَا اعْتِقَادُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ أَجْمَعِينَ، الْمُتَمَسِّكِينَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَهِيَ السُّنَّةُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ، خِلَافًا لِمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا لَمْ يُخْلَقَا بَعْدُ وَإِنَّمَا يُخْلَقَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ قَالَهٗ مَنْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى الْأَحَادِيثِ الْمُتَّفَقِ عَلٰى صِحَّتِهَا، وَإِخْرَاجُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ كُتُبِ الْإِسْلَامِ الْمُعْتَمَدَةِ الْمَشْهُورَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ وَالْحَسَنَةِ، مِمَّا لَا يُمْكِنُ دَفْعُهٗ وَلَا رَدُّهٗ، لِتَوَاتُرِهٖ وَاشْتِهَارِهٖ .

’’جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں۔ جنت پرہیز گاروں اور جہنم کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، جیسا کہ قرآن عظیم اور رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث میں ثابت ہے۔ یہ اہل سنت والجماعت کا (متفقہ) عقیدہ ہے، یہی جماعت عروہ وثقی کو تھامے ہوئے ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔ ان کے برخلاف بعض کا نظریہ ہے کہ جنت وجہنم ابھی پیدا نہیں ہوئیں، بلکہ قیامت کے دن پیدا کی جائیں گی۔ جس نے بھی یہ نظریہ پیش کیا ہے، اس نے اتفاقی واجماعی صحیح احادیث کا مطالعہ نہیں کیا۔ ان احادیث کا صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر مشہور معتمد اسلامی کتب میں صحیح یا حسن سند کے ساتھ آنا ایسی دلیل ہے کہ جسے کا رد

نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ احادیث متواتر اور مشہور ہیں۔‘‘

(البِداية والنّهاية : 421/20)

امام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ (۲۴۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الْمَأْخُوذِ فِي الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ : ...... وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ وَلَا يَفْنَيَانِ .

’’یہ ائمہ اسلام اور اہل سنت کا اتفاقی و اجماعی عقیدہ ہے کہ...... جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور یہ فنا نہیں ہوں گی۔‘‘

(شِعار أصحاب الحديث للحاكم الكبير، ص 30، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوحاتم (۲۷۷ھ) اور امام ابوزرعہ (۲۶۴ھ) رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ، حِجَازًا، وَّعِرَاقًا، وَّمِصْرًا، وَّشَامًا، وَّيَمَنًا، فَكَانَ مِنْ مَذْهَبِهِمْ : ...... أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ، وَهُمَا مَخْلُوقَانِ لَا يَفْنِيَانِ أَبَدًا وَالْجَنَّةُ ثَوَابٌ لِّأَوْلِيَائِهٖ وَالنَّارُ عِقَابٌ لِّأَهْلِ مَعْصِيَتِهٖ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

’’ہم نے حجاز و عراق، مصر و شام اور یمن تمام علاقوں کے علما کو دیکھا ہے، سب کا عقیدہ تھا کہ...... جنت اور جہنم حق ہیں، دونوں پیدا ہو چکی ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ جنت اللہ تعالیٰ کے اولیا کے لیے بطور ثواب ہو گی اور جہنم گناہ گاروں کے لیے بطور عقاب ہو گی، مگر جس پر اللہ عزوجل رحم فرما دے۔‘‘

(عقيدة أبي حاتم الرازي وأبي زرعة الرازي للحدّاد، ص 201)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتْ فِرَقُ الْأُمَّةِ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّهٗ لَا فَنَاءَ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِنَعِيمِهَا وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِعَذَابِهَا .

''امت کے تمام فرقوں کا اجماع ہے کہ نہ جنت کو فنا ہے اور اس کی نعمتوں کو، اسی طرح نہ جہنم کو فنا ہے اور نہ اس کے عذاب کو۔''

(الفَصْل في المِلَل : 69/4)

۞ مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِجْمَاعُ عَلَى التَّخْلِيدِ الْأَبَدِيِّ فِي الْكُفَّارِ .

''اس پر اجماع ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

(تفسير ابن عطية : 346/2)

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ صحیح احادیث نص ہیں کہ جہنمی لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اس کی نہ کوئی مدت ہے، نہ کوئی انتہا۔ یہ دوام اور تسلسل کے ساتھ جہنم میں رہیں گے، نہ موت ہوگی، نہ حیات، نہ راحت اور نہ نجات۔...... جو یہ نظریہ رکھے کہ جہنمی لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا، جہنم خالی رہ جائے گی، اپنی چھتوں کے بَل گِر جائے گی، فنا اور زائل ہو جائے گی، تو وہ شخص عقل کے تقاضوں سے خارج ہے، رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا مخالف ہے اور اہل سنت وائمہ عدول کے اجماعی و اتفاقی عقیدہ سے منحرف ہے۔''

(التّذكرة بأحوال المَوتى والآخرة، ص 926)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَأَنَّهَا تَبْقٰى خَالِيَةً أَوْ أَنَّهَا تَفْنٰى وَتَزُولُ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ مُقْتَضٰى مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَأَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ .

''جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ جہنمیوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا اور وہ خالی رَہ جائے گی یا فنا اور زائل ہو جائے گی، تو وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور اہل سنت کے اجماع سے خارج ہے۔''

(فتح الباري :421/11)

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''جنت اور جہنم کی تخلیق ہو چکی ہے اور اس وقت موجود ہیں۔ یہی اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب ہے۔ معتزلہ میں سے جبائی اور ابوالحسین بصری بھی اسی کے قائل ہیں۔ اس عقیدہ پر بے شمار قرآنی آیات اور کئی احادیث صحیحہ دلیل ہیں۔ قرون اُولیٰ کے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے، اس کا رد یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف ظاہر ہونے سے پہلے ہی اجماع ہو چکا ہے، لہٰذا (بعد والوں کے) اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(قُوت المُغتذي على جامع التّرمذي : 751/2)

۞ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۸۸ھ) فرماتے ہیں:

ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآيَاتِ الصَّرِيحَةِ وَالْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ خُلُودُ أَهْلِ الدَّارَيْنِ خُلُودًا مُؤَبَّدًا كُلٌّ بِمَا هُوَ فِيهِ مِنْ نَعِيمٍ وَعَذَابٍ أَلِيمٍ، وَعَلَى هَذَا إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ،

فَأَجْمَعُوا أَنَّ عَذَابَ الْكُفَّارِ لَا يَنْقَطِعُ، كَمَا أَنَّ نَعِيمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا يَنْقَطِعُ، وَدَلِيلُ ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةِ، وَزَعَمَتِ الْجَهْمِيَّةُ أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ يَفْنَيَان

''ہم نے جو صریح آیات اور صحیح احادیث نقل کی ہیں، ان سے ثابت ہوا کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں ہمیشہ اور ابدالاباد تک رہیں گے۔ ان میں جو بھی ہو گا، اسے نعمتیں یا دردناک عذاب ہمیشہ ہمیشہ دیا جائے گا۔ اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ نیز اس پر بھی اجماع ہے کہ کفار کا عذاب منقطع نہیں ہوگا، جیسا کہ جنتیوں کی نعمتیں منقطع نہیں ہوں گی۔ اس پر کتاب وسنت دلالت کناں ہیں۔ جبکہ جہمیہ کا نظریہ ہے کہ جنت اور جہنم فنا ہو جائیں گی۔''

(لَوامِع الأنوار البَهِيّة : 234/2)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا، فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی ابھی نماز کے دوران میرے سامنے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم پیش کی گئی۔ میں نے آج سے پہلے خیر اور شر کا ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔''

(صحيح البخاري : 7294، صحيح مسلم : 2359)

❁ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

''جنت میں کوڑے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(صحيح البخاري : 3250)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ : يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، خُلُودٌ .

''اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، پھر منادی ہوگی: اہل دوزخ اور اہل جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان میں رہو گے۔''

(صحيح البخاري : 6544، صحيح مسلم : 2850)

سوال: جنتی حوروں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جنت میں بے شمار نعمتوں سے نوازے گا۔ ان میں سے ایک نعمت عظمیٰ حور عین بھی ہوگی۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا، تب سے حوروں کو بھی پیدا کیا۔ جس طرح جنت کو فنا نہیں، اسی طرح جنت کی نعمتوں کو بھی فنا نہیں۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) نقل کرتے ہیں:

اَلْحُورُ الْعِينُ لَا يَمُتْنَ عِنْدَ قِيَامِ السَّاعَةِ وَلَا عِنْدَ النَّفْخَةِ وَلَا أَبَدًا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُنَّ لِلْبَقَاءِ لَا لِلْفَنَاءِ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِنَّ الْمَوْتَ، فَمَنْ قَالَ خِلَافَ هٰذَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَقَدْ ضَلَّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ .

''حور عین کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی، نہ قیامت برپا ہونے پر اور نہ صور

پھونکے جانے پر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بقا کے لیے پیدا کیا ہے، نہ کہ فنا کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر موت مقرر نہیں کی۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، وہ بدعتی ہے اور جادۂ مستقیم سے منحرف ہے۔''

(حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح، ص 98)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾

(الرّحمٰن : ٥٦۔٥٨)

''ان میں شرمیلی آنکھوں والی کنواری حوریں ہوں گی، جن سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہم بستری نہیں کی ہوگی، تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، وہ حوریں گویا یاقوت و مرجان ہیں۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾(الرّحمٰن : ٧٠۔٧٢)

''ان میں نیک سیرت اور خوب صورت حوریں ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ حوریں خیمہ نشیں ہوں گی۔''

❁ مزید فرمایا:

﴿وَحُورٌ عِينٌ، كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾(الواقعة : ٢٢۔٢٣)

''موٹی سرمائی آنکھوں والی حوریں، گویا وہ پوشیدہ سفید موتی ہیں۔''

(سوال): حور کی خوبصورتی کے بارے میں کیا وارد ہے؟

(جواب): سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ .

''ہر جنتی کی دو دو بیویاں ہوں گی، اتنی خوبصورت ہوں گی کہ ان پنڈلی کا گودا گوشت سے نظر آرہا ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 3245، صحيح مسلم : 2834)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَائَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

''اگر جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانک دے، تو زمین و آسمان کے مابین سب کچھ روشن ہو جائے اور سب کچھ معطر ہو جائے۔ اس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(صحيح البخاري : 2796، صحيح مسلم :1881)

(سوال): کیا جنت میں نغموں کا بندوبست بھی ہوگا؟

(جواب): جنت میں سریلی اور خوشگوار آواز میں گیت گائے جائیں گے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تعریفی کلمات پر مشتمل ہوں گے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّينَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ : نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ بِهِ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يُمِتْنَهْ نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهْ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّ .

''جنتی بیویاں اتنی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ کسی نے اتنی سریلی آواز نہ سنی ہوگی۔ان کا نغمہ ہوگا:''ہم نیک سیرت اورخوبصورت عورتیں ہیں، معزز ومکرم لوگوں کی بیویاں ہیں،جنہیں وہ دیکھ کرآنکھیں ٹھنڈی کر لیتی ہیں۔''
وہ یہ بھی گنگنائیں گی:''ہم ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہیں،کبھی موت نہیں آئے گی، ہم پرامن ہیں،ہم سے کوئی خوف نہیں،ہم یہیں رہیں گی،کوچ نہیں کریں گی۔''

(المُعجم الصّغير للطّبراني : 734، المُعجم الأوسط لهٗ : 4917، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا طُولَ الْجَنَّةِ، حَافَّتَاهُ الْعَذَارٰى قِيَامٌ مُتَقَابِلَاتٌ، وَيُغَنِّينَ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ، حَتّٰى مَا يَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَهَا، قُلْنَا : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذٰلِكَ الْغِنَاءُ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ التَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَالتَّقْدِيسُ وَثَنَاءٌ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ .

''جنت کی لمبائی میں ایک دریا بہہ رہا ہوگا، جس کے دونوں کناروں کو دوشیزاؤں نے ڈھانپ رکھا ہوگا، وہ آمنے سامنے کھڑی ہوں گی اور انتہائی

خوبصورت آواز میں گا رہی ہوگی، جسے سب لوگ سن رہے ہوں گے، اس جیسی کوئی اور لذت جنتی جنت میں نہیں پائیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! وہ گیت کیا ہوگا؟ فرمایا: ان شاء اللہ وہ گیت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس اور تعریف و ثنا پر مشتمل ہوگا۔''

(البعث والنُّشور للبيهقي : 383، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: جنت کتنی وسیع ہے؟

جواب: جنت کی وسعت اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ البتہ سب سے آخری جنتی، جسے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا، اس کو جو جنت ملے گی، وہ دنیا سے دس گنا زیادہ بڑی ہوگی۔ (بخاری:٦٥٧١، مسلم:١٨٦)

جنت کے ایک درخت کا سایہ کتنا وسیع ہے، حدیث ملاحظہ کیجئے۔

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا .

''جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سایہ میں سوار شخص سو سال تک بھی چلتا رہے، تو اسے عبور نہیں کر سکتا۔''

(صحيح البخاري : 6552، صحيح مسلم : 2827)

سوال: جنت میں کون کون سی نہریں ہوں گی؟

جواب: جنت میں چار قسم کی نہریں ہوں گی؛ ① پانی ② دودھ ③ شراب ④ شہد

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ

وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَّلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَ هُمْ﴾(محمّد : ١٥)

''متقیوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں، جن میں کبھی بدبو پیدا نہ ہوگی، دودھ کی نہریں ہیں، جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوگا، شراب کی نہریں ہیں، جو پینے والوں کو لذت دیں گی اور خالص شہد کی نہریں ہیں۔ جنت میں متقیوں کے لیے ہر قسم کے پھل ہیں اور رب کی طرف سے مغفرت ہے۔ کیا یہ لوگ ان کی طرح ہو سکتے ہیں، جو ہمیشہ سے ہمیشہ جہنم میں جلیں گے، انہیں گرم پانی پلایا جائے گا، جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا۔''

سوال: کیا جنت میں بول و براز کی حاجت ہوگی؟

جواب: جنت میں بول و براز کی حاجت نہیں ہوگی، نہ تھوک آئے گا اور نہ رینٹھ۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ .

''اہل جنت نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ، نہ انہیں تھوک آئے گا اور نہ رینٹھ۔''

(صحيح البخاري : 3327، صحيح مسلم : 2834)

سوال: کیا جنتی جنت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے؟

جواب: جنتیوں پر کوئی عبادت فرض نہ ہوگی، وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس

بیان کریں گے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا .

''اہل جنت صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔''

(صحيح البخاري : 3245، صحيح مسلم : 2834)

سوال: کیا اہل جنت کے پسینے سے کستوری کی خوش بو آئے گی؟

جواب: جی ہاں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

(صحيح البخاري : 3245، صحيح مسلم : 2834)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ حَوْرَاءَ بَصَقَتْ فِي سَبْعَةِ أَبْحُرٍ لَعَذُبَتِ الْبِحَارُ مِنْ عُذُوبَةِ رِيقِهَا، وَيُخْلَقُ الْحَوْرَاءُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ .

''اگر (جنت کی) حور سات سمندروں میں تھوک ڈال دے، تو تھوک کی مٹھاس سے تمام سمندر میٹھے ہو جائیں، حوروں کی تخلیق زعفران سے ہوئی ہے۔''

(صفة الجنّة لأبي نعيم الأصبهاني : 346)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① منصور بن مہاجر واسطی ''مستور'' ہے۔

② ابونصر ابّار کے حالات زندگی نہیں ملے۔

اس کی دیگر سندیں بھی ضعیف ہیں۔